اُردو

دِل کا سرور

از:

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدہم

ناشر

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم ○ گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (قرآن کریم)

ترجمہ

فرما دیجئے! میں تمہارے ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوں۔

لَآ اُمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا (بخاری و مسلم)

ترجمہ: میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔

تحقیق مسئلہ "مُختارِ کُل" الموسوم بہ

دِل کا سُرور

جس میں

قرآن کریم، صحیح احادیث، عقائدِ صحابہ کرامؓ اور جمہور سلف و خلف سے ثابت کیا گیا ہے کہ تکوینی اور تشریعی طور پر حاکم اور مختارِ کل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کسی دوسرے کو نہ ذاتی طور پر اختیار حاصل ہے اور نہ عطائی طور پر۔ فریق مخالف نے جن آیات و احادیث سے استدلالات کیے ہیں نہایت تحقیق سے ان کے جوابات بھی عرض کر دیئے گئے ہیں

ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر۔ گکھڑ منڈی

نام کتاب ——— دل کا سرور

تالیف ——— شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ

طبع دوازدہم ——— اپریل ۱۹۹۹ء

تعداد ——— ایک ہزار

مطبع ——— فائن بکس پرنٹرز لاہور

قیمت ——— ۴۲ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

○ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶ ○ مکتبہ امدادیہ ملتان

مکتبہ حقانیہ ملتان ○ مکتبہ مجیدیہ ملتان ○ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید لاہور ○ مکتبہ قاسمیہ لاہور ○ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

اسلامی کتب خانہ ایبٹ آباد ○ مکتبہ صدیقیہ حضرو اٹک ○ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

سے بڑھا کر الوہیت تک نہ پہنچا دے اسی لیے آپ نے اپنے متعلق بار بار
تاکیدی فرمان صادر فرمائے اور زیادہ خطرہ چونکہ درجہ سے بڑھانے کا تھا اسی
لیے اس پر زیادہ زور دیا، اور آپ کا یہ خطرہ بالکل صحیح نکلا اور کیوں صحیح نہ
ہوتا جب کہ آپ وحی الٰہی کے مطابق ہی ارشاد فرمایا کرتے تھے اور اگر
نظریہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کا نظریہ بھی آخر کچھ وقعت رکھتا ہے؟
آپ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (میرے برائے نام امتی)
پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے حضرات صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
پہلے لوگوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اور کون مراد
ہے؟ (بخاری ج۲ ص۱۰۸۸ و مسلم ج۲ مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۸)

۱۰۔ عوام الناس کے گمراہ ہونے یا کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ
بہت سے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کراتے ہیں تو اُن کی
مرادیں بسا اوقات پوری ہو جاتی ہیں، تو لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید
انہوں نے یہ کام کیا یا کرایا ہے لیکن اس میں چند باتیں سوچنے کی ہیں۔

ا۔ دعا کا یہ معنی ہے کہ کوئی بندۂ خدا، خدا تعالیٰ سے درخواست اور التجا
کرے کہ یا اللہ فلاں آدمی کا فلاں کام تو اپنے فضل و کرم سے کر دے، بندہ کا
دخل اس میں صرف یہ ہے کہ اس نے اپنے پروردگار سے دعا اور التجا کی ہے
نہ یہ کہ خود اس کام کے کرنے میں کسی نوع کا کوئی دخل ہے۔

ب۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا کو قبول فرمائے یا وہ قبول فرمانے پر مجبور ہو (العیاذ باللہ) قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی قطعی اور یقینی دلیل نہیں ہو سکتی اور حضرات انبیاء عظام علیہم السلام کی ذات اور ان کی مقدس ہستیوں سے بڑھ کر کسی کی ذات مقبولِ خدا نہیں ہو سکتی قرآن کریم میں اس کا بیان ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کے واسطے طوفان سے نجات کے لیے دربارِ خداوندی میں دعا مانگی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی (سورۃ ہود) حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کے لیے دعا مانگی اور عرصہ دراز تک وہ قبول نہ ہوئی پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت بواسطہ فرشتہ سنائی تو حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی اہلیہ محترمہ کے بانجھ پن اور اپنے بڑھاپے کی شکایت کی اور اس حالت میں اولاد ملنے پر تعجب کیا (سورۃ آل عمران وغیرہا) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کی نجات کے لیے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قبول نہ فرمائی اور آئندہ کے لیے دعا سے منع کر دیا (سورۃ توبہ) اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کی مغفرت کے لیے دعا مانگی اور نماز جنازہ پڑھائی، مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر آپ ستر مرتبہ بھی اس کے لیے یا اس جیسے دوسرے منافقوں کے لیے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ہرگز اُن کو نہیں بخشے گا (سورۃ توبہ) اس کی پوری تشریح اپنے مقام پر آئے گی انشاء اللہ العزیز!

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ میری امت آپس میں قتل اور مقاتلہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول نہ فرمائی (مسلم ج۲ ص۳۹۰ مشکوٰۃ ج۲ ص۵۱۲ و ترمذی ج۲ ص۴۰ و قال حسن صحیح موارد الظمآن ص۴۵۳)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی دعا اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہو قبول کرنے پر مجبور نہیں جس طرح وہ مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے اس کی حکمتیں اور مصلحتیں دوسروں کو کیا معلوم ہیں۔

ج - اگر وہ چاہے تو ابلیسِ لعین کی بھی کوئی دعا قبول فرما لے تو اس کو کون پوچھ سکتا ہے۔ شیطان نے ایک ہی دفعہ یہ کہا تھا اے اللہ! مجھے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دے دے ارشاد ہوا کہ جا تجھے قیامت تک کی مہلت مل گئی (قرآن کریم) خیر شیطان تو پھر بھی ذوی العقول اور مکلّف مخلوق کا ایک فرد تھا اور عوام کے نزدیک چودہ علوم بھی اس کے سینہ میں محفوظ تھے۔ لیکن ہمیں تو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو چیونٹی کی دعا بھی قبول فرما لے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی اپنے ساتھیوں کو لے کر صلوٰۃ الاستسقاء (بارش کے لیے نماز پڑھنے) کے لیے نکلے، راستہ میں دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی طرف پاؤں کھڑے کر کے دعا کر رہی ہے اللہ کے نبی نے فرمایا واپس چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ نے اس چیونٹی کی دعا قبول فرما لی ہے (مستدرک ج۱ ص۳۲۵)

ودارقطنی ج ۱ ص ۱۸۶ قال الحاکم والذہبی صحیح) اور مسند احمد ج ۲ ص ۳ اور طحاوی ج ص وغیرہ میں روایت ہے کہ وہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے۔

(بحوالہ تعلیق المغنی ج ۱ ص ۱۸۶ والسراج المنیر ج ۲ ص ۲۴۸ للعزیزی ؒ)

د۔ دُعا کے لیے یہی ضروری اور لازم نہیں کہ اپنے سے اعلیٰ اور افضل انسان سے ہی کرائی جاتے بلکہ اپنے سے ادنیٰ اور مفضول انسان سے بھی دعا کرائی جا سکتی ہے صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت عمر رضؓ کو فرمایا کہ اویس قرنی ؒ سے اپنے لیے دعا کرانا۔

(مسلم ج ۲ ص ۳۱۱) حالانکہ حضرت عمر رضؓ صحابی تھے اور اویس قرنی ؒ تابعی تھے اور حضرت عمر رضؓ کا حضرات صحابہ کرام ؓ میں جو درجہ تھا وہ بھی مخفی نہیں حضرت عمر رضؓ ایک مرتبہ عمرہ کرنے کے ارادے سے مکہ مکرمہ روانہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

اشرکنا یا اُخیّ فی دعائِکَ ولاَ تَنْسَنَا (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۱۰ و ترمذی ج ۲ ص ۱۹۵ مسند طیالسی ص ۲ وابن سنی ص ۱۲۷) — اے میرے چھوٹے بھائی ہمیں اپنی دعا میں یاد رکھنا اور بھول نہ جانا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے با ایں عزّ و شان حضرت عمر رضؓ سے دُعا کے لئے استدعا فرمائی اور اپنے